

۳۔ غزل - مرزا داغ دہلوی

یہ اُردو زبان کا جادو ہے کہ لوگ تحریر یا تقریر کے دوران اپنی بات کو پراثر بنانے کے لیے اُردو کے اشعار استعمال کرتے ہیں۔ اس موقع پر داغ دہلوی کا یہ شعر بے اختیار یاد آتا ہے جو عام طور پر اُردو کی تعریف میں دہرایا جاتا ہے۔

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ ہندوستان میں دھوم ہماری زباں کی ہے

جان پہچان: نواب مرزا خان داغ ۲۵ مئی ۱۸۳۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ جب وہ چھ سات برس کے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ داغ کو لال قلعہ میں رہنے اور وہیں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا اور ذوق جیسا استاد بھی ملا۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے بعد نواب کلب علی خاں نے انھیں رام پور بلایا تھا۔ نواب صاحب کے انتقال کے بعد وہ حیدر آباد آ گئے اور میر محبوب علی خاں والی دکن کے استاد ہوئے اور بلبل ہندوستان اور فصیح الملک کے خطابات پائے۔ ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء کو حیدر آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا	جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
دل لے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں	اُلٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا
افشائے راز عشق میں گو زلتیں ہوئیں	لیکن اُسے جتا تو دیا جان تو گیا
گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر	مجھ کو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا
ہوش و حواس و تاب و تواں داغ جاچکے	اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

معانی و اشارات

خاطر	- لحاظ، پاس	نامہ بر	- پیغام پہنچانے والا
افشائے راز	- بھید کھلنا	تاب	- گرمی، چمک
ذلت	- بے عزتی	تواں	- طاقت، زور

مشق

- * اوپر دی ہوئی غزل میں پیش کیے گئے یہ بیانات صحیح ہیں یا غلط لکھیے:
- ۱۔ شاعر جانتا ہے کہ محبوب جھوٹ بول رہا ہے۔
 - ۲۔ محبوب شاعر کا احسان مند ہے۔
 - ۳۔ بے عزتی کا سامنا کرنے کے باوجود شاعر اپنی کامیابی پر خوش ہے۔
 - ۴۔ محبوب نامہ بر سے خوش نہیں ہے اس لیے شاعر شکر ادا کر رہا ہے۔
- * صحیح متبادل منتخب کیجیے۔
- ۱۔ مرزا داغ کی جائے پیدائش
 - (i) لال قلعہ
 - (ii) دہلی
 - (iii) رام پور
 - ۲۔ مرزا داغ کی پرورش
 - (i) دہلی
 - (ii) لال قلعہ
 - (iii) رام پور

* داغ دہلوی کی کوئی اور غزل تلاش کر کے اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔

مرآۃ النظر

میر کا یہ شعر پڑھیے۔
پتا پتا ، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے، گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے
اس شعر میں پتا، بوٹا، گل، باغ کے الفاظ ایک دوسرے سے
مناسبت رکھتے ہیں۔ یعنی ایک لفظ کی مناسبت سے دوسرا لفظ استعمال
کیا گیا ہے۔ شعر میں لفظوں کے ایسے استعمال کو 'مرآۃ النظر' کہتے
ہیں یعنی مناسبت کی رعایت۔
* اپنی پڑھی ہوئی داغ کی غزل میں مرآۃ النظر کا شعر تلاش
کیجیے۔

۳۔ مرزاداغ کے استاد
(i) کلب علی خان (ii) مرزاخان
(iii) میر محبوب علی خان
۴۔ مرزاداغ خطابات سے نوازے گئے۔

(i) دو
(ii) ایک
(iii) تین

* اشعار کی تشریح کیجیے۔

(i) خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
(ii) گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر
مجھ کو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا



۴۔ غزل - ناصر کاظمی

اُردو کے چند اہم شاعروں کے نام اگر پوچھے جائیں تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟ یہی نا، میر، غالب، اقبال، فیض، وغیرہ۔ ان میں سے ہر شاعر کا اپنا انداز ہے۔ نئے شاعروں میں جن لوگوں نے میر کا انداز اور لب و لہجہ اپنایا ان میں ناصر کاظمی ایک اہم شاعر ہے۔ غزل کے تعارف میں بتایا گیا ہے کہ اس میں قافیہ کے بعد اکثر بار بار آنے والے لفظ بھی ہوتے ہیں جنہیں ردیف کہتے ہیں۔ غزل میں قافیہ ہونا ضروری ہے لیکن ہر غزل میں ردیف ہونا ضروری نہیں۔ ذیل میں ایسی ہی غزل پیش ہے۔

جان پہچان : ناصر کاظمی ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء کو انبالہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سید ناصر رضا تھا۔ انھوں نے بی۔ اے تک تعلیم پائی۔ مختلف اوقات میں رسالہ 'وراق نو'، خیال اور 'ہمایوں' کی مجلسِ ادارت میں شریک رہے۔ ریڈیو میں اسٹاف آرٹسٹ کی حیثیت سے ملازمت کی۔ ۱۹۷۳ء میں لاہور میں انتقال ہوا۔ 'برگ نے'، دیوان، نشاطِ خواب اور 'پہلی بارش' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ 'خشک چشمے کے کنارے' ان کے نثری مضامین کا مجموعہ ہے۔ ان کا لہجہ نرم، دھیمہ اور پرسوز ہے۔ ہندی کے کوئل الفاظ کو تاثیر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ غزل کے اپنے مخصوص رنگ کی بنا پر ان کا شمار اہم ترین جدید غزل گو شاعروں میں ہوتا ہے۔ ۲ مارچ ۱۹۷۲ء کو لاہور میں ان کا انتقال ہوا۔

سناتا ہے کوئی بھولی کہانی
یہاں جنگل تھے آبادی سے پہلے
یہاں اک شہر تھا، شہر نگاراں
خیالوں ہی میں اکثر بیٹھے بیٹھے
اندھیری شام کے پردوں میں چھپ کر
مہکتے بیٹھے دریاؤں کا پانی
سنا ہے میں نے لوگوں کی زبانی
نہ چھوڑی وقت نے اس کی نشانی
بسا لیتا ہوں اک دُنیا سہانی
کسے روتی ہے چشموں کی روانی

پہاڑوں سے چلی پھر کوئی آندھی اُڑے جاتے ہیں اوراقِ خزانہ
نئی دنیا کے ہنگاموں میں ناصر
دبی جاتی ہیں آوازیں پُرانی

معانی و اشارات

شہر نگاراں - حسینوں کا شہر | اوراقِ خزانہ - خزاں رسیدہ پتے

مشق

- * غزل کے حوالے سے درج ذیل کے کام بیان کیجیے۔
* شعر کی تشریح کیجیے۔
- ۱۔ دریاؤں کا پانی ۲۔ چشموں کی روانی ۳۔ شاعر
اندھیری شام کے پردوں میں چھپ کر
کسے روتی ہے چشموں کی روانی
اپنے پسندیدہ دو غزل گو شعرا کے دو دوا شعرا لکھیے۔
ناصر کاظمی کی غزل کی خوبیاں بیان کیجیے۔



۵۔ غزل - کلیم عاجز

پہلی بات: عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ غزل میں شاعر اشاروں میں کبھی بڑی گہری بات کہہ جاتا ہے، کبھی اپنے دل کا حال بیان کر جاتا ہے۔ بادشاہوں کے دور میں کسی کی کیا مجال جو ان کے خلاف لب کشائی کرے۔ اس زمانے میں شاعر اپنے کلام میں محبوب کی زیادتیاں بیان کیا کرتا تھا مگر واقعہً وہ حکمرانوں کے ظلم و ستم کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ یہ روایت غزل میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ اشارے اتنے بلیغ ہوا کرتے ہیں کہ ان اشعار کو ہر اس شخص کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے جن کی زیادتیوں کو بیان کرنا ہے۔

کلیم عاجز کی یہ غزل اسی مزاج اور رنگ و آہنگ کی حامل ہے۔ ان کا یہ شعر بہت مشہور ہے۔

دامن پہ کوئی چھینٹ، نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

جان پہچان: کلیم عاجز ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو تلہار ضلع نالندہ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پٹنہ مسلم اسکول میں مکمل کی۔ پھر پٹنہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ کلیم عاجز نے ملک اور بیرون ملک کے اہم مشاعروں میں اپنا کلام سنایا۔ جب فصل بہاراں آئی تھی، وہ جو شاعری کا سبب ہوا (شاعری)، جہاں خوشبو ہی خوشبو تھی (خودنوشت)، یہاں سے کعبہ، کعبہ سے مدینہ (سفرنامہ) ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں حکومت ہند نے انھیں پدم شری کے اعزاز سے نوازا۔ ۱۵ فروری ۲۰۱۵ء کو ہزاری باغ میں ان کا انتقال ہوا۔

میرے ہی لہو پر گزر اوقات کرو ہو
دن ایک ستم، ایک ستم رات کرو ہو
ہم خاک نشیں، تم سخن آرائے سرِ بام
ہم کو جو ملا ہے وہ تمہیں سے تو ملا ہے

مجھ سے ہی امیروں کی طرح بات کرو ہو
وہ دوست ہو، دشمن کو بھی تم مات کرو ہو
پاس آ کے ملو، دُور سے کیا بات کرو ہو
ہم اور بھلا دیں تمہیں، کیا بات کرو ہو

صنعت تضاد

میر کی مثنوی کے یہ مصرعے دیکھیے
 بیٹھے اُٹھتے نہیں ہیں بام و در
 ابر رحمت ہے یا کہ زحمت ہے
 تر ہیں جو خشک اور تروں میں ہیں
 جزر و مد، جس کا تا فلک جا ہے
 ان میں اُٹھتے - بیٹھتے، رحمت - زحمت، تر - خشک، جزر - مد
 الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جب شعر میں ایسے متضاد الفاظ
 استعمال کیے جاتے ہیں تو اس صنعت کو 'تضاد' کہتے ہیں۔

* سودا کی غزل میں تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
 * کلیم عاجز کی غزل میں تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔
 * دیوان غالب سے کوئی ایسی غزل تلاش کر کے لکھیے جس میں
 قافیہ ہوں، ردیف نہ ہوں۔

* غزل کے چوتھے شعر میں کیا بات کرو ہو کے مفہوم کا صحیح
 متبادل لکھیے۔

(الف) بات مت کرو (ب) ایسا نہیں ہو سکتا
 (ج) بات کرنا مشکل ہے

* آپ جانتے ہیں کہ غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعوں
 میں قافیہ ہوں تو اس شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔ غزل کے
 دوسرے شعر میں بھی مطلع کی طرح قافیہ ہوں تو استاد سے
 ایسے شعر کا اصطلاحی نام معلوم کیجیے۔

* کلیم عاجز کی غزل میں ایسے شعر کے قافیہ اور ردیف کی
 نشان دہی کیجیے۔

* لفظ 'دوست' سے متعلق اشعار جمع کر کے یاد کیجیے۔

انٹرنیٹ کی دنیا سے

www.sherosokhan.com



۶۔ غزل - مجروح سلطان پوری

شاعری ہمارے اندر جینے کی اُمنگ اور آگے بڑھنے کا حوصلہ بھی پیدا کرتی ہے۔ اسی قسم کا ایک شعر ہے۔
 میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
 اس شعر کے خالق ہیں مجروح سلطان پوری۔

جان پہچان: مجروح سلطان پوری کا اصل نام اسرار الحسن خان تھا۔ وہ یکم اکتوبر ۱۹۱۹ء کو سلطان پور (یوپی) میں پیدا ہوئے۔
 مدرسہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے انھوں نے عالم کی سند حاصل کی تھی۔ مجروح سلطان پوری مشہور ترقی پسند شاعر ہیں۔ انھوں نے کئی
 فلموں کے لیے گیت بھی لکھے ہیں۔ ۱۹۹۳ء میں انھیں 'دادا صاحب پھالکے ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ اس انعام کو حاصل کرنے والے وہ
 اولین فلمی نغمہ نگار تھے۔ ان کی شاعری میں لب و لہجہ کی بلند آہنگی کے ساتھ جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ 'غزل' اور 'مشعلِ جاں' ان کے
 شعری مجموعے ہیں۔ ۲۴ مئی ۲۰۰۰ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔

تقدیر کا شکوہ بے معنی ، جینا ہی تجھے منظور نہیں
 آپ اپنا مقدر بن نہ سکے ، اتنا تو کوئی مجبور نہیں
 یہ محفلِ اہلِ دل ہے ، یہاں ہم سب مے کش ، ہم سب ساقی
 تفریق کریں انسانوں میں ، اس بزم کا یہ دستور نہیں
 جنت بہ نگہ تسنیم بہ لب انداز اس کے اے شیخ نہ پوچھ
 میں جس سے محبت کرتا ہوں ، انساں ہے خیالی حور نہیں
 وہ کون سی صبحیں ہیں جن میں بیدار نہیں افسوں تیرا
 وہ کون سی کالی راتیں ہیں جو میرے نشے میں چور نہیں
 سنتے ہیں کہ کانٹے سے گل تک ہیں راہ میں لاکھوں ویرانے
 کہتا ہے مگر یہ عزمِ جنوں ، صحرا سے گلستاں دُور نہیں
 مجروح اُٹھی ہے موجِ صبا ، آثار لیے طوفانوں کے
 ہر قطرہ شبنم بن جائے ، اک جوئے رواں کچھ دُور نہیں

معانی و اشارات

جنت بہ نگہ	- نگاہوں میں جنت	افسوں	- جادو
تسنیم	- جنت کی ایک نہر	جوئے رواں	- بہتا دریا

مشق

- * نیچے دیے ہوئے لفظوں میں غیر متعلق لفظ تلاش کیجیے :
- ۱۔ مے کش ساقی مدرسہ محفل
 - ۲۔ تسنیم زمزم جنت حور
 - ۳۔ گل گلستاں شبنم صحرا
 - ۴۔ جامِ جم موجِ صبا جوئے رواں چشمہ زمزم
- * درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے :
- تقدیر کا شکوہ بے معنی جینا ہی تجھے منظور نہیں
 آپ اپنا مقدر بن نہ سکے اتنا تو کوئی مجبور نہیں
 ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔
- ۱۔ قطرہ شبنم اور جوئے رواں کے فرق کو واضح کیجیے۔
 - ۲۔ غزل کے حوالے سے 'محفلِ اہلِ دل' کی خصوصیت بیان کیجیے۔
- ۳۔ انسان کو آزاد رہنے کی تلقین کرنے والے شعر کو نقل کیجیے۔
- ۴۔ 'کہتا ہے مگر یہ عزمِ جنوں، صحرا سے گلستاں دور نہیں' اس مصرعے کو نثر میں تبدیل کیجیے۔
- * غزل کے حوالے سے لاکھوں ویرانوں اور صحرا کی مصیبتوں کو ختم کرنے والے لفظ کو لکھیے۔
- * ایسا مصرع یا شعر نقل کیجیے جس میں متضاد الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔
- * غزل کے ردیف اور قافیوں کو الگ الگ لکھیے۔